روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 10 نومبر 2010ء 3 ذی الحجہ 1431 ہجری 10 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 230

پہلا وقف

غزوۂ خیبر میں حضرت عمرؓ کو مال غنیمت میں زمین کا بڑا ٹکڑا ملا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس سے بہترین اور قیمتی مال مجھے آج تک نصیب نہیں ہوا۔ اس کے بارے میں جیسے آپ ارشاد فرمائیں وہاں خرچ کروں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر پسند کرو تو اسے وقف کر دو کہ اصل محفوظ رہے اور اس کی آمد صدقہ میں خرچ ہو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ یہ اسلام کا پہلا وقف تھا۔

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الوقف حدیث نمبر:2532)

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و برکات، مالی قربانیوں کا جائزہ اور تحریک جدید کے 77 ویں سال کا اعلان

خدا کے فضلوں کے نظارے دیکھ کر ایک مومن کی قربانی کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی راہ میں افراد جماعت کی جانی اور مالی قربانیاں ایک دن ہماری قلیل تعداد کو کثرت میں بدل دیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 نومبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرۃ آیات 263، 275 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ مومنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ ایک مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے کیا کیا فوائد حاصل کر سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی اس کی رضا کی خاطر ہو، اس سے جہاں گھروں کے سکون قائم ہوں گے، بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں ہو گی وہاں آمد میں بھی برکت پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایک بڑا طبقہ اس پر عمل کرتا ہے۔ فرمایا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو دنیا میں بھی ایسے اجر ملنے شروع ہو جاتے ہیں کہ ان کا ہر خوف اور غم خوشی میں بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خالص خدا کیلئے قربانی ہو اور قربانی کے بعد یہ احساس نہ ہو کہ ہم نے جماعت پر کوئی احسان کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کے آغاز کے ساتھ سادہ زندگی، کھانوں، کپڑوں وغیرہ اور دوسرے اخراجات میں کمی کر کے چندہ تحریک جدید دینے کا مطالبہ کیا تھا جس میں خدا کے فضل سے جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے خوشی سے قربانیاں دیں اور ان قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو پھر اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے اور نواز رہا ہے۔ فرمایا پس ایک مومن تو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتا ہے تو اس کی قربانی کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں اور یہ نظارے آج بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اکثر نظر آتے ہیں۔ آج بحیثیت جماعت جماعت احمدیہ کے افراد ینفقون اموالھم باللیل والنھار کے حقیقی مصداق بن رہے ہیں۔ پس یہ وہ قربانیوں کا خوبصورت سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے رات اور دن کے ہر حصہ میں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تا کہ دنیا کے ہر حصے میں ہر وقت حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد جو کہ تکمیل اشاعتِ ہدایت ہے، کو پورا کرنے کیلئے قربانیاں پیش ہوتی چلی جائیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت کے افراد کی جانی اور مالی قربانیاں ایک دن ہماری قلیل تعداد کو کثرت میں بدل دیں گی۔ فرمایا کہ ہمارا کام صرف اس کی رضا کے حصول کیلئے کام کرتے چلے جانا ہے۔ اس میں ہم نے کبھی نہیں تھکنا اور کبھی نہیں تھکنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کا 76 واں سال 31 اکتوبر کو ختم ہوا اور بیشمار برکات سمیٹتے ہوئے اور ان برکات کو ہم پر ظاہر کرتے ہوئے گزارا۔ آج میں تحریک جدید کے 77 ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ کرے یہ سال بھی پہلے سالوں کی طرح پہلے سے بڑھ کر برکتوں والا ثابت ہو۔ حضور انور نے دوران سال تحریک جدید میں جماعت کی مالی قربانیوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جماعت احمدیہ عالمگیر کو خدا کے فضل سے 54 لاکھ 68 ہزار اور 500 پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 5 لاکھ 22 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ مجموعی وصولی کے لحاظ پاکستان پہلے، برطانیہ دوسرے اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہا۔ پاکستان کی جماعتوں میں پہلے نمبر پر لاہور دوسرے پر ربوہ جبکہ کراچی تیسرے نمبر پر رہا۔ اسی طرح حضور انور نے دیگر ممالک اور ان کی اندرونی جماعتوں کی مالی قربانیوں میں پوزیشنز کا جائزہ پیش فرمایا۔ حضور انور نے افریقہ کے ممالک کی تحریک جدید میں مالی قربانیوں کا بھی جائزہ پیش کیا اور نو مبائعین کو زیادہ سے زیادہ اس میں شامل کرنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد 6 لاکھ 22 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے اور اس میں ابھی بھی اضافے کی گنجائش ہے جس کے لئے عہدیداروں کو کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے 2005ء کے بعد تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کو تحریک جدید کے دفتر پنجم میں شامل کرنے کیلئے سیکرٹریان تحریک جدید کو ہدایت فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام چندہ دینے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کو قربانیوں میں بڑھاتا چلا جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی توقعات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب

سابق انچارج خلافت لائبریری

ربوہ وفات پا گئے

احباب جماعت کو بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔اے سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ مورخہ 6 نومبر 2010ء کو بوقت 7:40 بجے صبح بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ محترم چوہدری محمد شریف صاحب مربی سلسلہ بلاد عربیہ و گیمبیا و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

آپ دسمبر 1915ء میں موضع جھنگڑ کلاں ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب بھٹی جون 1918ء میں وفات پا گئے۔ جبکہ آپ صرف اڑھائی برس کے تھے۔ جنہوں نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود کی تحریری بیعت کی تھی۔ جبکہ آپ کی والدہ

باقی صفحہ 2 پر

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔قربانی بکرا -/8000 روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/4000 روپے

(نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2010ء

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ مورخہ 28/ اکتوبر 2010ء کو بعد نماز مغرب وعشاء ایوان محمود کے سیمینار ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2010ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تمام حلقہ جات کے زعماء خدام الاحمدیہ اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔

تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم حافظ طارق احمد صاحب معتمد مقامی نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔

ربوہ کے خدام کی کل تجنید 8 ہزار 895 ہے۔ 58 فیصد سے زائد خدام نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ موصیان کی تعداد 4 ہزار 995 ہے۔ 1400 خدام سے وقف عارضی کے فارم پر کروا کر دفتر ارسال کئے گئے۔ ایک تربیتی پمفلٹ ''ہمارا مرکز اور ہماری ذمہ داریاں'' 10 ہزار کی تعداد میں شائع کر کے ربوہ کے تمام گھرانوں میں تقسیم کیا گیا۔ ماہ مئی میں مجلس کو نومبائعین خدام کا پہلا اجتماع کروانے کی توفیق ملی۔ ربوہ کی مجلس کو دوران سال 18 پھل حاصل ہوئے۔ مجلس کو دوران سال 2 بار بلاک وائز علمی ریلی کے انعقاد کی توفیق ملی۔ آل پاکستان علمی ریلی میں ربوہ کے خدام نے تمام مقابلہ جات میں حصہ لیا جن میں حسب سابق اول پوزیشن برقرار رکھی۔ دوران سال 40 حلقہ جات میں تعلیم القرآن کلاسز جاری رہیں جن میں 2200 سے زائد خدام شامل ہوئے۔ حلقہ جات کی سطح پر 25 لائبریریوں کا قیام ہوا۔ سال کے اختتام تک 6 ہزار 720 سے زائد خدام کی بلڈ گروپنگ ہو چکی ہے۔ 3 ہزار 987 بوتل عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق ملی۔ 399 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا جس میں 36 ہزار 233 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں میں 5 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ عیادت مریضاں کیلئے 14 ہزار 445 روپے مالیت کے تحائف، مستحقین کو نئے کپڑوں کی صورت میں 2 لاکھ 61 ہزار 991 روپے اور راشن کی صورت میں 3 لاکھ 77 ہزار 859 روپے جبکہ نقد امداد 4 لاکھ 61 ہزار 460 روپے خرچ کئے گئے اور اسی طرح 76 ہزار 195 روپے سے زائد کی کتب بھی دی گئیں۔ اس طرح 11 لاکھ 91 ہزار 950 روپے مالیت کی امداد کی توفیق ملی۔

2 دفعہ ہفتہ وقار عمل اور 2 دفعہ عشرہ وقار عمل منانے کی توفیق ملی جس میں ربوہ بھر میں کل 3 ہزار 695 وقار عمل ہوئے جن میں مجموعی طور پر 78 ہزار 359 خدام شریک ہوئے اور 5 ہزار 855 گھنٹے کام کیا گیا۔ شجرکاری مہم کے تحت 3 ہزار 61 سے زائد پودے لگائے گئے۔

31 آل ربوہ انفرادی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں 1365 خدام شامل ہوئے جبکہ 22 اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں 3 ہزار سے زائد خدام شامل ہوئے۔

شعبہ امور طلباء کے تحت مستحق طلباء میں 700 سے زائد سیٹ کتب اور 900 کاپیاں جبکہ 20 سے زائد مکمل یونیفارم فراہم کئے گئے اس کے علاوہ 10 مستحق طلباء کے مکمل تعلیمی اخراجات ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل 2 لاکھ 36 ہزار روپے مالیت کی امداد کرنے کی توفیق ملی۔ دسمبر 2009ء تا فروری 2010ء آل ربوہ فری کوچنگ کلاس نہم، دہم کا انتظام کیا گیا جس میں 86 طلباء شامل ہوئے۔ ربوہ میں روزانہ رات کو باقاعدہ پہرہ قائم کرنے کیلئے خصوصی مساعی کی گئیں۔ جمعہ کے موقع پر بیت مبارک سمیت تمام محلہ جات کی بیوت الذکر میں باقاعدگی سے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ علاوہ ازیں بیت اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں خدام کی ڈیوٹی باقاعدگی سے جاری ہے۔ ہنگامی حالات، اہم جماعتی شخصیات اور شہداء کی وفات اور تدفین کے موقع پر بھی ہزاروں خدام کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ سانحہ لاہور کے شہداء کے جنازوں کے موقع پر خدام نے انتہائی جذبہ کے ساتھ دن رات ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے زعماء حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے اختتامی خطاب میں بعض تربیتی پہلوؤں پر اہم نصائح سے نوازا۔ مکرم اسد اللہ غالب صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے محترم مہمان خصوصی اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ ایم۔ اے رشید)

بقیہ صفحہ 1

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ بنت حضرت منشی محمد وزیر الدین صاحب ٹکیریاں ضلع ہوشیار پور رفیق حضرت مسیح موعود نے 1892ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے شرف زیارت حاصل کیا اور رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔

آپ ابتدائی تعلیم کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہو گئے اور 1935ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کے امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ بعدازاں جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ 1938ء میں جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور حضرت مصلح موعود کو وقف کی درخواست دی۔ جو حضرت مصلح موعود نے ازراہ شفقت قبول فرمائی۔ 1960ء میں بی اے پرائیویٹ طور پر کیا۔ بعدازاں لائبریری سائنس میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ 1964ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی پہلی عربی کلاس میں شمولیت کرتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 1965ء میں یونیورسٹی کی طرف سے M.O.L کی ڈگری حاصل کی۔

نوجوانوں کی تربیت کیلئے حضرت مصلح موعود نے 1931ء میں احمدیہ کور قائم کی آپ اس کے ممبر تھے۔ 1934ء میں نیشنل لیگ کے قیام پر آپ اس میں بھی شامل تھے بلکہ دارالرحمت قادیان کے نوجوانوں کے دستہ کے افسر کمانڈر رہے۔ 1938ء میں خدام الاحمدیہ کے قیام پر ابتدائی ممبران میں شامل ہوئے اور معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایڈیٹر خالد اور قائمقام صدر کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ جبکہ حضرت مصلح موعود خود صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ 1947ء میں ہجرت کے موقع پر خواتین مبارکہ کے قافلہ کے ساتھ پاکستان آئے۔ لاہور میں صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو بھی ابتدائی ممبران میں نامزد کیا گیا اور مختلف خدمات کی توفیق پاتے رہے۔

1948ء میں فرقان بٹالین میں شرکت کی۔

اکتوبر 1948ء میں ربوہ کی سرزمین کے افتتاح کے موقع پر خیموں اور چھولداریوں کا انتظام آپ کے ذمہ تھا چنانچہ سرزمین ربوہ پر اپنے ہاتھ سے چھولداریاں لگا کر پہلی رات بسر کرنے کی توفیق پائی۔ نیز جو چار بکرے اس موقع پر ذبح کئے گئے تھے ان میں سے ایک بکرا بمقام مکان ملک عمر علی صاحب دارالصدر شمالی آپ نے ذبح کیا تھا۔

1952ء میں آپ کو انچارج خلافت لائبریری ربوہ مقرر کیا گیا اور 25 جولائی 1998ء تک مسلسل 46 سال یہ خدمات باحسن ادا کرتے رہے۔

آپ کے دور میں لائبریری نے خاطر خواہ ترقی کی۔ 1952ء سے 2009ء تک مجلس افتاء کے ممبر رہے۔ جامعہ احمدیہ میں تاریخ کے استاد کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ 1965ء تا 1973ء بطور صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ خدمات کی توفیق پائی۔ 1952ء تا 1983ء دارالرحمت شرقی ربوہ کے صدر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ 1952ء تا 1983ء جلسہ سالانہ کے موقع پر ناظم تصدیق پرچی خوراک کی خدمات سر انجام دیں۔

آپ کی اہلیہ محترمہ صفیہ ثاقب صاحبہ بنت مکرم حکیم محمد جمیل خان صاحب راولپنڈی 1998ء میں وفات پا گئی تھیں۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے مکرم نعیم احمد طیب صاحب ایم ایس سی مقیم کینیڈا، مکرم رشید احمد صاحب بی اے کارکن نظارت زراعت ربوہ، مکرم منیر احمد صاحب ایم ایس سی، بی ایڈ مقیم کینیڈا، مکرم نصیر احمد شفیق صاحب پی ایچ ڈی شکاگو امریکہ، تین بیٹیاں مکرمہ نعیمہ حمید صاحبہ سابقہ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اہلیہ مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ مدیرہ مصباح اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب ربوہ، مکرمہ رضیہ منیرہ صاحبہ اہلیہ مکرم زکریا محمد ناصر صاحب اسلام آباد شامل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

(مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ضلعی سطح پر سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات گورنمنٹ مدرسۃ البنات چنیوٹ میں منعقد ہوئے، جس میں مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبات نے شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقابلہ بیت بازی میں عزیزہ حافظہ ثمرین حنان جماعت ہشتم نے دوئم، جنرل کوئز اسلامیات میں عزیزہ لبنیٰ زرین جماعت نہم نے سوئم پوزیشن، سائنس کوئز میں عزیزہ مہرین جماعت نہم اور عزیزہ حافظہ فارعہ نعیم جماعت دہم نے بھی سوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

پاکستان سے خلیفۂ وقت کے جانے سے پہلے تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں خلیفۂ وقت کی شمولیت ہوتی تھی اور پاکستان سے تمام متعلقہ ذیلی تنظیموں کے نمائندے اجتماعات میں شرکت کیا کرتے تھے جس سے ربوہ کی رونقیں بھی دوبالا ہو جایا کرتی تھیں

UK کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع نے مجھے بچپن اور جوانی کے اجتماعات کی یادیں دلا دی ہیں

مَیں بھی اور آپ بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر، استقامت اور دعا سے کام لیتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے

اگر چند ملکوں میں احمدیوں کے حقوق اور آزادی کو سلب کیا گیا ہے تو دوسرے ملکوں میں احمدی آزادی کی زندگی بھی گزار رہے ہیں پس ان ممالک کے رہنے والے احمدیوں سے مَیں کہتا ہوں کہ اس سہولت، کشائش اور آزادی اور آزاد زندگی کو اپنے مقصود کے حصول کا ذریعہ بنا لیں

جہاں اپنی عبادتوں اور تقویٰ کے معیار کو بلند کریں وہاں احمدیت کا پیغام ہر جگہ پہنچانے کے لئے بھرپور کردار بھی ادا کریں

مختلف ویب سائٹس ہیں ان میں مختلف قسم کے بیہودہ قسم کے اعتراضات آتے ہیں، ان کو سچائی کے پیغام سے بھر دیں

اگر علم میں کمی ہے تو اپنے بڑوں اور مربیان سے مدد لیں۔ آج دنیا میں رہنے والے ہر خادم کو ان مہمات کا حصہ بننے کی ضرورت ہے

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے حوالہ سے دنیا بھر کے خدام کو اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرنے اور دعوت الی اللہ جیسی اہم ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی پُر اثر نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 ستمبر 2010ء بمطابق 24 تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ستمبر، اکتوبر کے مہینے اکثر ہماری ذیلی تنظیموں، یعنی اکثر ممالک کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے مہینے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اور اسی طرح اگلے جمعہ انصار اور لجنہ کے اجتماعات بھی شروع ہونے ہیں۔

گزشتہ تقریباً 27، 28 سال سے UK کے اجتماعات میں خلیفۂ وقت کی شمولیت اجتماعات کا حصہ بن چکی ہے۔ ربوہ سے، پاکستان سے خلیفۂ وقت کی ہجرت سے پہلے تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں خلیفۂ وقت کی شمولیت ہوتی تھی اور پاکستان سے تمام متعلقہ ذیلی تنظیموں کے نمائندے اجتماعات میں شرکت کیا کرتے تھے جس سے ربوہ کی رونقیں بھی دوبالا ہو جایا کرتی تھیں۔ خاص طور پر خدام اور اطفال کو اس زمانہ میں ایک خاص شوق اور لگن ہوتی تھی اور اجتماع کا انتظار رہتا تھا۔ خیموں میں رہائش ہوتی تھی۔ ہر مجلس اپنی اپنی چادریں لا کر عارضی خیمے بنایا کرتی تھی۔ باقاعدہ اس طرح کے ٹینٹ، خیمے نہیں تھے جیسے یہاں مل جایا کرتے ہیں بلکہ بستروں کی چادروں سے ہی خیمے بنائے جاتے تھے اور ان خیموں میں رہائش ہوتی تھی۔ ہر مجلس یا خیمے میں رہنے والا ہر گروپ جو ہے وہ اپنی اپنی چادریں لاتا تھا اور یوں رنگ برنگے اور پھول دار اور قسم ہا قسم کے خیمے وہاں رہائش گاہ میں بنے ہوتے تھے۔ اکتوبر کے مہینے میں پاکستان میں عموماً موسم اچھا رہتا ہے۔ بارشیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے گزارہ ہو جاتا تھا۔ اگر یہاں کا موسم ہو تو شاید گزارہ نہ ہو سکے بلکہ شاید کا کیا سوال ہے گزارہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال UK کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع نے مجھے بچپن اور جوانی کے اجتماعات کی یادیں دلا دی تھیں اور ساتھ ہی ان مظلوموں کی یاد بھی جو ظالموں کے ظالمانہ قوانین کا شکار ہو کر اپنے اس حق سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں کہ اپنی اصلاح، تربیت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر کے لئے جمع ہو کر اس مجلس اور اجتماع کا انعقاد کر سکیں۔ بہرحال مَیں بھی اور آپ بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن یہ ظلم بھی اور ظالم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر، استقامت اور دعا سے کام لیتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اجتماع کے حوالہ سے یہ باتیں جو ہیں مجھے ان کا ذکر اصل میں تو اجتماع کے موقع پر کرنا چاہئے تھا۔ اور ہر سال مَیں اجتماع کی مناسبت سے متعلقہ ذیلی تنظیموں کو ان کے حوالہ سے مخاطب بھی ہوتا ہوں۔ لیکن مجھے اس دفعہ خیال آیا کہ جمعہ پر اس حوالے سے بھی ذکر کر دوں۔ کیونکہ ایک تو پاکستان کے مرکزی اجتماع میں افتتاحی اور اختتامی خطابات خلیفۂ وقت کے ہوتے تھے۔ دوسرے اجتماع کے موقع پر جو میری اختتامی تقریر ہوتی ہے، وہ عموماً براہِ راست ایم۔ ٹی۔ اے سے نشر نہیں ہوتی بلکہ کچھ دنوں کے بعد ہفتہ دس دن بعد نشر ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کو ایک بڑی تعداد نہ سن سکتی ہو۔ تیسرے جہاں جہاں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں وہ اس خطبہ کو اپنے لئے بھی پیغام سمجھتے ہوئے ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور پاکستان کے مظلوم احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور چوتھے جہاں جہاں نئی جماعتیں یا ذیلی تنظیمیں اور مجالس قائم ہو رہی ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے براہِ راست باتیں سن کر ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال اب مَیں اس حوالہ سے خدام الاحمدیہ کو خصوصاً اور ہر فردِ جماعت کو عموماً چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

قرآنِ کریم میں دین کی خدمت، اصلاح اور توحید کے قیام کے لئے نوجوانوں کے حوالہ سے سورۃ کہف میں دو جگہ ذکر آیا ہے۔ یہ وہ نوجوان تھے جو مسیح موسوی کے ماننے والے تھے جو تقریباً تین سو سال تک سختیاں اور ظلم سہتے رہے۔ اس قدر سختیاں ان پر ہوئیں کہ لمبا عرصہ ان کو غاروں میں چھپ کر رہنا پڑا۔ غاروں میں بھی حکومتِ وقت کے کارندے ان کا پیچھا کر کے قتل و غارت کرتے رہے۔ لیکن دین اور توحید کی خاطر وہ لوگ یہ ظلم برداشت کرتے رہے۔ جب حالات کچھ بہتر ہوتے تھے تو باہر بھی آ جاتے تھے۔ لیکن ظلم کی جو حالت تھی یا حالات تھے، ان سے انہیں وقتاً

فوقتاً گزرنا پڑتا تھا۔ بہرحال توحید کے قیام اور دین کی حفاظت کے لئے ان لوگوں کی کوشش اس قابل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآنِ کریم میں بھی محفوظ فرمالیا۔ اس حوالہ سے جن دو آیتوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: (۔)(الکہف:11) جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا ”اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر“۔

پھر دوسری جگہ دو آیتیں چھوڑ کے ذکر ہے کہ (۔) (الکہف:14) ہم تیرے سامنے ان کی خبر سچائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یقیناً وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی دی۔

اور پھر اس کی وضاحت میں اگلی آیت بھی ہے کہ (۔)(الکہف:15) اور ہم نے ان کے دلوں کو تقویت بخشی جب وہ کھڑے ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا ہمارا ربّ تو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ ہم ہرگز اس کے سوا کسی کو معبود نہیں پکاریں گے۔ اگر ایسا ہو تو ہم یقیناً اعتدال سے ہٹی ہوئی بات کہنے والے ہوں گے۔

پس توحید کے قیام کے لئے انہوں نے کوشش کی۔ ظلم سہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے وحدانیت پر قائم رکھے اور ہدایت کے راستے پر ہم چلتے رہیں۔

اس سے پہلے قرآنِ کریم میں جو آیات ہیں ان سے پہلی آیت میں یہ ذکر ہے کہ آج کل کے عیسائی وحدانیت کو چھوڑ کر ایک شخص کو خدا کا بیٹا بنائے بیٹھے ہیں جو سراسر جھوٹے نظریات اور جھوٹی تعلیم ہے اور جس کا عیسائیت کی اصل تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ایسی خطرناک بات ہے جو یقیناً انہیں سزا کا مورد بنائے گی۔ حقیقی تعلیم جس کے لئے عیسائیوں نے قربانی دی، تثلیث کی تعلیم نہیں تھی بلکہ وحدانیت کی تعلیم تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے مختلف ادوار اور حالات کا نقشہ کھینچنے کے بعد بیان فرمایا کہ ان کے اس ایمان لانے اور ایک خدا پر یقین کرنے کی وجہ سے ہم نے انہیں ہدایت پر قائم رکھا اور ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔ اور وہ ایک خدا کی پرستش کرنے کا اعلان کرتے رہے اور اس کی عبادت کرتے رہے۔ انہوں نے اس بات سے سخت بیزاری کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے۔ لیکن پھر زمانہ کے اثر کے تحت، حکومتوں کے اثر کے تحت عیسائیت نے آہستہ آہستہ تثلیث کی صورت اختیار کر لی، اس میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ غلط لوگوں کے ہاتھ میں جب عیسائیت کی باگ ڈور چلی گئی تو پھر تثلیث کا نظریہ پیدا ہوا اور دنیاداری نے ان کے دین پر قبضہ کر لیا۔ ان شرک کرنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ نے آگ میں ڈالے جانے کا انذار فرمایا ہے۔

بہرحال ان آیات کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عیسائیت جب تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہی اس کی حفاظت کرنے والے نوجوان تھے اور انہوں نے ایمان کی حفاظت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ایمان کی وجہ سے، ان کے ظالم حکمرانوں کے سامنے اپنے دین کی حفاظت کی وجہ سے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی ماننے کی وجہ سے ان کو ہدایت یافتہ رکھا۔ انہوں نے کسی دنیاوی انعام کی پرواہ نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ چند نوجوان جو تھے ان کے ساتھ ہم نے ان کے ایمان کی وجہ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا (۔) ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی دی۔ (۔) اور ہم نے ان کے دلوں کو تقویت بخشی اور اس ہدایت میں ترقی اور دلوں کی تقویت کی وجہ سے انہوں نے اپنے وقت کے تمام جابر سلطانوں کے سامنے جرأت کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ (۔) کہ ہم ہرگز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہیں پکاریں گے۔ ہم اپنی جان تو دے سکتے ہیں، ہم اپنے حقوق کو تو قربان کر سکتے ہیں، ہم اپنے پیاروں اور جان و مال کی قربانی تو دے سکتے ہیں لیکن توحید سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ پس ہمارے سامنے ان ایمان لانے والوں کا یہ نمونہ ہے، جن کے سامنے اُسوہ کا وہ معیار نہیں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے سامنے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے ذریعہ رکھا ہے۔ پس ہمارے سامنے اس اُسوہ کا اعلیٰ ترین معیار یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم توحید کے قیام اور استحکام اور ہدایت کے راستوں پر چلنے کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے عہد کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے پورا کرتے چلے جائیں۔ کوئی ابتلا، کوئی دنیاوی لالچ ہمیں اپنے عہد کو نبھانے اور پورا کرنے میں روک نہ بن سکے۔

جب الٰہی جماعتوں کی ابتلا سے گزرنے کی مثالیں سامنے آتی ہیں تو توجہ فوراً پاکستان کے احمدیوں کی طرف خاص طور پر پھر جاتی ہے۔ اور پھر چند دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں احمدیوں پر سختیاں روا رکھی جا رہی ہیں۔ آج پاکستان کے احمدی ذہنی اور جسمانی اذیت سے گزرنے کے ساتھ ساتھ جان اور مال کی قربانیاں بھی پیش کر رہے ہیں۔ اسی طرح عرب ممالک میں احمدی ہیں جن کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل روزانہ کی ڈاک میں بیعتوں کے خطوط آتے ہیں۔ ان عرب ملکوں میں بھی احمدی ہونے کی وجہ سے مشکلات ہیں۔ اور ان ملکوں کے احمدی بھی اصحابِ کہف کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ پاکستان کی تو پرانی جماعت ہے اور بلا خوف اپنے ایمان کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ کسی احمدی کی احمدیت چھپی ہوئی نہیں ہے، پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ لیکن نئے شامل ہونے والوں کے لئے یہ اظہار بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اکثریت ان شامل ہونے والوں کی پُرجوش بھی ہے اور ایمان میں ترقی کرنے والوں کی بھی ہے لیکن بعض کمزور بھی ہوتے ہیں۔ وسیع طور پر ایک جگہ جمع ہونے یا باجماعت نماز کی ادائیگی یا جمعہ پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ اور پھر جماعت کے استحکام کے لئے بعض دفعہ ضروری بھی ہوتا ہے اور بعض انتظامی اقدامات احمدیوں کی حفاظت کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔ یہ بعض دفعہ عرب ملکوں سے بڑے بے چین ہو کر مجھے لکھتے ہیں کہ کب تک ہم اسی طرح گزارہ کریں گے۔ تو مَیں ان کو اصحابِ کہف کی مثال دے کر ہمیشہ صبر کی تلقین کیا کرتا ہوں۔ یہ دن انشاء اللہ تعالیٰ بدلنے ہیں اور انبیاء کی تاریخ بتاتی ہے کہ بدلتے ہیں اور بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس ان (۔) ملکوں کے احمدی جو بعض اوقات اس وجہ سے پریشان ہو جاتے ہیں کہ کب تک ہم چھپ کر اپنے پروگرام کریں گے، حتّی کہ جیسے مَیں نے کہا کہ نماز اور جمعہ بھی چھپ کر پڑھیں گے تو ان سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ کو تو ابھی اس مزے کا احساس نہیں ہے جو براہِ راست خلافت کے زیرِ سایہ اجتماعوں اور جلسوں کا پاکستانی احمدیوں کو ملا ہے۔ لیکن اس کے باوجود گزشتہ اٹھائیس سالوں سے مسیح (۔) کے یہ غلام اپنے ایمانوں اور اپنے عہدوں کی حفاظت ہر طرح قربانی کر کے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اتنے عرصے کی بندش اور مستقل اذیت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ لیکن صبر واستقامت کے یہ پیکر مرد، عورت، بوڑھے، بچے یہ قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ ہمیشہ کی قربانیاں نہیں ہیں۔ یہ تین سو سال سے زائد عرصہ تک رہنے والی قربانیاں نہیں ہیں۔ یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ہمیں کامیابیوں اور فتوحات کے قریب تر لے جاتی چلی جا رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کے حصول کی کوشش چند ملکوں میں جماعت پر سختیوں سے بند نہیں ہو گئی۔ جماعت احمدیہ کے سپرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا اور توحید کے قیام کا کام ہے۔ ان مخالفتوں، دشمنیوں اور پابندیوں سے یہ کام ختم نہیں ہو گیا۔ جماعت احمدیہ ہر دن ایک نئی شان سے اپنی ترقی کو طلوع ہوتا دیکھتی ہے۔

گزشتہ دنوں آئرلینڈ میں (۔) کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تھا۔ یہ ملک بھی یورپ میں عیسائیت کا اس لحاظ سے گڑھ ہے کہ یہاں ابھی تک لوگوں کی عیسائیت کے ساتھ بہت زیادہ وابستگی ہے۔ اکثریت کیتھولک ہیں اور چرچوں وغیرہ میں آنا اور چرچ سے تعلق بہت زیادہ ہے۔ جبکہ یورپ کے اکثر ممالک کے عیسائی مذہب سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ بہرحال یہ ملک جو زمین کا کنارہ بھی ہے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں تفصیل سے بیان بھی کیا تھا، یہاں سنگِ بنیاد اور reception جو ہوٹل میں ہوئی جس میں ایک سو کے قریب پڑھے لکھے لوگ تھے۔ جن میں پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے، سرکاری افسران بھی تھے، پروفیسر اور ٹیچر بھی تھے، مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی تھے۔ وہاں Galway شہر کے میئر بھی تھے۔ وہاں کے بڑے پادری بھی

تھے۔ سب کے سامنے (۔) کی خوبصورت تعلیم اور حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی جس کو نیشنل ٹی وی اور اخباروں نے بڑی اچھی کوریج دی۔ جس سے (۔) کی خوبصورت تعلیم کا یہ پیغام لاکھوں لوگوں تک پہنچا۔ پس اگر ایک طرف جماعت احمدیہ کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے تو دوسری طرف (۔) کے راستے بھی خدا تعالیٰ کھول رہا ہے۔

آئرلینڈ میں تعداد کے لحاظ سے گو چھوٹی سی جماعت ہے۔ اکثریت جوانوں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ایکٹو (Active) جماعت ہے۔ ایکٹو (Active) ہونے کی وجہ سے ان کے رابطے جو ہیں وہ بھی کافی اچھے ہیں اور اب اس فنکشن کی وجہ سے ان کے رابطے اور (۔) کی کوشش مزید وسیع ہوگی اور نئے راستے اس کے لئے متعین ہوں گے، انشاء اللہ۔ اگر انہوں نے اس جذبہ کو جاری رکھا اور جو وسیع تعارف ہوگیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا تو انشاء اللہ تعالیٰ مسیح (۔) کے یہ چند غلام مسیح موسوی کے وحدانیت سے دور ہٹے ہوئے لوگوں کو ایک دن خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنادیں گے، انشاء اللہ۔

پس جہاں ایک طرف بعض ملکوں میں اصحابِ کہف والی صورتِ حال فکر میں ڈالتی ہے تو دوسری طرف (۔)(المجادلہ: 22)۔ (اللہ تعالیٰ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔) کی جو نوید ہے یہ تسلی دلاتی ہے۔ مسیح موسوی کے اصحابِ کہف کے دور کے بعد جو عیسائیت پھیلی تو شرک کے پھیلانے کا باعث بن گئی۔ لیکن مسیح (۔) کے ماننے والوں کو تین سو سال گزرنے سے بہت پہلے انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ ملے گا۔ اور یہ غلبہ بھی شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر توحید کے قیام کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پس ہمیں کوئی مایوسی نہیں ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیائے احمدیت میں بہت وسعت آچکی ہے۔ اگر چند ملکوں میں احمدیوں کے حقوق اور آزادی کو سلب کیا گیا ہے تو آسٹریلیا، افریقہ، امریکہ، اور جزائر کے رہنے والے احمدی آزادی کی زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ ان کے لئے صحیح (۔) تعلیم پر عمل کرنے اور اسے اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کے راستے کھلے ہیں۔ (۔) کے میدان بھی کھلے ہیں۔ پس ان ممالک کے رہنے والے احمدیوں سے مَیں کہتا ہوں کہ اس سہولت، کشائش اور آزادی اور آزاد زندگی کو اپنے مقصود کے حصول کا ذریعہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ نے (۔) کے الفاظ صرف اصحابِ کہف کے لئے استعمال نہیں کئے بلکہ یہ اصول بیان کیا ہے کہ جو بھی اپنے ایمان کی حفاظت کرے گا، دین پر قائم رہنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ہدایت میں بڑھاتا چلا جائے گا۔ ان کے ایمان میں ترقی دیتا چلا جائے گا۔

اس بات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں یوں بھی بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے: (۔) (الانفال: 3) مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ (۔)(البقرۃ: 04) وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے ہی جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: (۔)(الانفال: 5) کہ یہی ہیں جو کھرے اور سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور بڑے درجات ہیں اور مغفرت ہے اور بہت عزت والا رزق بھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک حقیقی مومن کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ جو ایمان کا دعوی کرتا ہے وہ صرف زبانی دعویٰ سے مومن نہیں بن جاتا۔ اس کی کچھ خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔ وہ ابتلاؤں میں بھی اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے اور کشائش میں بھی اپنی ایمانی حالت کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جب یہ ہو تو وہ ان وعدوں سے حصہ لینے والا بن جاتا ہے، اُن وعدوں کا حق دار ٹھہرتا ہے جو ایک حقیقی مومن سے خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔ اگر یہ دعویٰ ایک شخص کا، ایک مومن کا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے تو اس کا ہر قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا نام صرف منہ پر یا زبان پر ہی نہ ہو بلکہ دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ فرمایا کہ ایمان کی نشانی یہ ہے کہ (۔) کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایک مومن کے لئے وہ محبوب ہستی ہے جس کی رضا ہر وقت اس کے پیشِ نظر رہتی ہے اور رہنی چاہئے۔ اور رضا کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے احکامات پر عمل کر کے۔ پس ایمان صرف زبانی دعویٰ نہیں ہے بلکہ ایک عمل ہے جو مسلسل جاری رہنا چاہئے۔

پھر یہ نشانی ہے کہ آیات اسے ایمان میں بڑھاتی ہیں۔ یہ بہانے نہیں ہوتے کہ یہ باتیں مشکل ہیں اور ان پر عمل مشکل ہے یا یہ عمل تو میں کرلوں اور یہ نہ کروں، یا کر نہیں سکوں گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر کان دھرنا اور ان پر عمل کرنا، ان کو سننا، یہی ایک اصل مومن کی نشانی ہے۔

اس بات کو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ (۔)(الفرقان: 74) کہ جن کا ایمان حقیقی ہوتا ہے جب ان کے ربّ کی آیات انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔ پس زبانی دعویٰ کہ مَیں توحید پر یقین رکھتا ہوں، ایمان میں زیادتی کا باعث نہیں بنتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہ ہو۔ پس توحید کے قیام کی کوشش اس وقت کامیاب ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسان اپنے نفس کو قربان کرتا ہے اور جب ہر معاملہ میں کامل توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے۔

پھر یہ آیات جو مَیں نے پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن کی ایک نشانی نمازوں کا قیام ہے۔ اب اجتماعات میں اور ان کے بعد بھی ہر خادم کو، ہر احمدی کو، اس کا خاص اہتمام کرنا ضروری ہے۔ اجتماعوں میں تو خاص طور پر کہ نمازیں باجماعت ادا ہوں اور اس کے بعد بھی عام طور پر نمازوں کا قیام اور باجماعت ادا کرنا اور وقت پر ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ اسی طرح کچھ خدام جو ڈیوٹی والے یا اجتماعات میں شامل ہونے والے ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ بھی اپنی نمازوں کا اہتمام کریں۔ ڈیوٹی کے بہانہ سے نمازیں ضائع نہ ہوں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اجتماع کے دنوں میں نہیں بلکہ عام دنوں میں بھی۔ جب ہماری ترقی اور فتوحات دعاؤں سے ہی وابستہ ہیں جس کے لئے بار بار حضرت مسیح موعود نے ہمیں توجہ دلائی ہے تو پھر دعاؤں کا جو بہترین ذریعہ قیامِ نماز ہے، اس کی طرف توجہ دینے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ توحید کے قیام کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کو ہی معبودِ حقیقی سمجھنا ایک (۔) کا یہی مقصد ہے۔ اور توحید کا قیام اور اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی سمجھنا بغیر نمازوں کی ادائیگی کے اور اس کے قیام کے ممکن ہو ہی نہیں سکتا۔ پانچ وقت کی نمازیں ہی ہیں جو ایک مومن کے بہت سے متوقع بتوں کو توڑنے کا باعث بنتی ہیں۔ اور خاص طور پر اس مادی دنیا میں تو یہ پانچ وقت کی نمازیں ہی ہیں جو توحید کے قیام کا باعث بنتی ہیں۔ ہمارے نفس کے اندر کے بتوں کو بھی توڑتی ہیں۔ اور ہمارے ظاہری اسباب کے بتوں کو بھی توڑتی ہیں۔ پس توحید کو قائم کرنے اور پھیلانے کے لئے یہ ایک بنیادی نسخہ ہے جسے ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔

پھر فرمایا (۔) اور جو کچھ انہیں ہم نے دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ دین کی اشاعت اور توحید کے قیام کے لئے خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ایمان میں بڑھاتا ہے۔ پس مالی قربانیوں کی جو جماعت میں تحریک کی جاتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے تحت ہی ہے۔

پھر آخری آیت جو مَیں نے پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی دو آیات میں بیان کردہ خصوصیات کا جو حامل ہے وہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن ٹھہر جائے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے انعامات کا وارث بنتا ہے اور وہ انعامات یہ ہیں کہ (۔) کہ ان کے ربّ کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔ مَغْفِرَۃٌ، اس کے گناہوں کی بخشش ہے اور رِزْقٌ کَرِیْمٌ، اور معزز رزق ہے۔ یہ رزق اس دنیا کا بھی ہے اور آخرت کا بھی۔ پس ایمان میں زیادتی، ہدایت میں زیادتی اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بناتی ہے۔ اور ایک مومن کا کام ہے کہ ایمان اور ہدایت میں زیادتی کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں ہر وقت لگا رہے۔ اور یہی حقیقی تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا حاصل کرتا ہے۔ یعنی تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ (۔)(سورۃ محمد: 18) اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ان کو اس نے ہدایت میں بڑھا دیا اور ان کو ان کا تقویٰ عطا کیا۔

پس اٰتٰھُمْ تَقْوٰھُمْ ان کوان کا تقویٰ عطا کیا یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے معیار بڑھنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو اس کی طرف بڑھتے اور اس کی رضا کے طالب اور اس کے لئے کوشاں ہوتے ہیں انہیں نئے نئے راستے سکھاتا ہے جس کے حاصل کرنے سے ان کے تقویٰ کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ اللہ اپنی رضا اور فضلوں کی چادر میں ایسے مومنوں کو لپیٹتا جاتا ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ فضلوں کا وارث بنتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ دشمنوں کی خوفزدہ کرنے کی کوشش مومنوں کو بجائے خوفزدہ کرنے کے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتی ہیں۔ (۔)(حٰم السجدۃ: 32) کہ ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ اس پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ یقین ہی تھا جس نے مسیح موسوی کے ماننے والوں کو قربانیوں پر آمادہ کیا۔ ہمارے ساتھ تو خدا تعالیٰ کے ان سے بڑھ کر وعدے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے کبھی بھی بے وفائی کا اظہار کریں یا یہ سوچیں کہ اس کی عبادتوں سے کبھی غافل ہوں، توحید کے قیام کے لئے کوشش سے کبھی غافل ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان اور بعض دوسرے ملکوں میں مسیح (۔) کے ماننے والوں کا ایک گروہ تو صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ثباتِ قدم، استقامت اور رُشد و ہدایت مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان اور ایقان میں اور ہدایت میں ترقی بھی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گروہ کی دعاؤں کو سن بھی رہا ہے۔ ان کے ایمانوں کی مضبوطی اور شیطانی حملوں کا مقابلہ اور بے خوفی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنتے ہوئے ان کے دلوں کو تقویت بخشی ہے۔ وہ نوجوان بھی جو ابھی نوجوانی میں قدم رکھنے والے ہیں اور بڑی عمر کے جوان بھی، یہ تمام خدام بڑے جذبے اور شوق سے اور بغیر کسی خوف کے پاکستان میں اپنی جماعتی طور پر جو بھی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں یا جو فرائض دیئے جاتے ہیں ان کو ادا کر رہے ہیں۔ بعض بزرگ مجھے لکھتے ہیں کہ ان نوجوانوں کے جذبے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ آج کل پاکستان میں جماعت احمدیہ کی (۔) خاص طور پر انتظامیہ کی طرف سے اور پولیس کی طرف سے بڑی خطرناک جگہیں قرار دی گئی ہیں۔ لیکن وہاں ہمارے نوجوان ڈیوٹیوں پر جاتے ہیں تو لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے ایک خادم ڈیوٹی پر نہ آ سکے تو یہ نہیں کہ وہاں نوجوانوں کی کمی ہو جاتی ہے، دو دو تین تین اس کی جگہ تیار ہوتے ہیں اور کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ جو متبادل لینا ہے وہ ہمیں لیا جائے۔ گھر سے یہ کہہ کر جاتے ہیں کہ اگر ہم واپس آ گئے تو ٹھیک ہے الحمدللہ اور اگر نہ آ سکے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے ہمارے حق میں پورے فرمائے۔ یہ ایمان ہے جوان کے دلوں میں قائم ہو رہا ہے۔ ایک عجیب جذبہ ہے جو مسیح (۔) کے یہ غلام دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبوں کو جہاں ہمیشہ زندہ رکھے وہاں اپنے خاص فضل سے ان کی حفاظت بھی فرماتا رہے۔

آج مسیح (۔) کے ماننے والے نوجوان بھی ایک عجیب تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ یہ بھی وہ نوجوان ہیں جو اپنے عہدوں کی پابندی اور توحید کے قیام کے لئے کسی سے پیچھے نہیں۔ حقیقت میں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہیں۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اور عبادتوں کے معیار بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو پہلے سے بڑھ کر حاصل کرتے چلے جائیں۔

آج خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے تو آپ لوگ جو میرے سامنے یہاں بیٹھے ہیں یا اجتماع گاہ میں بیٹھے ہیں اور میرے براہِ راست مخاطب ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماعات کرنے کی بھی آزادی ہے اور اپنی مرضی سے جو پروگرام بھی ترتیب دینا چاہیں اس پر عمل کرنے کی بھی آزادی ہے۔ جن کو تربیتی پروگرام بنانے کی آزادی بھی ہے اور جن کو (۔) کے پروگرام بنانے کی آزادی بھی ہے۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ صرف اجتماع کے یہ تین دن ہی آپ میں عارضی تبدیلی کا باعث نہ بنیں بلکہ ایک مستقل تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ مغرب کی بیہودہ کشش آپ کو اپنی طرف راغب کرنے والی نہ بن جائے۔ اپنے ان بھائیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں جو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی (۔) کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر کوشش کر رہے ہیں۔ اپنی وفاؤں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی دے رہے ہیں۔

پس آپ اس آزادی کے شکرانے کے طور پر جہاں اپنی عبادتوں اور تقویٰ کے معیار کو بلند کریں وہاں احمدیت کا پیغام ہر جگہ پہنچانے کے لئے بھرپور کردار بھی ادا کریں۔ ہر ذریعہ (۔) کو استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ جدید ذرائع کا استعمال نوجوان زیادہ بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔ آج کل احمدی نوجوانوں نے دو طرفہ محاذوں پر اپنا کردار ادا کرنا ہے، یعنی بیرونی محاذ جو ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ نفس کی اصلاح جو اندرونی محاذ ہے وہ تو ہے ہی، اس کے علاوہ بیرونی محاذ بھی دو طرح کے ہیں۔ ایک طرف تو (۔) کے خلاف مہم میں حصہ لے کر (۔) کا دفاع کرنا ہے اور دوسرے احمدیت کے خلاف جو حملے ہیں ان میں دفاع کرنا ہے۔ مختلف ویب سائٹس ہیں ان میں مختلف قسم کے بیہودہ قسم کے اعتراضات آتے ہیں، ان کو سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔ ایک ایسا منظّم لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ ان سب ویب سائٹس کو اپنی سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔ اگر علم میں کمی ہے تو اپنے بڑوں اور (۔) سے مدد لیں۔ آج دنیا میں رہنے والے ہر خادم کو ان مہمات کا حصہ بننے کی ضرورت ہے۔ تبھی توحید کے قیام میں حقیقی کردار ادا کر سکیں گے۔ مسیح موسوی کے نوجوان تو محدود علاقوں میں اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

مسیح (موعود) کے خدام تو نئے ذرائع کے ذریعے سے تمام دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ پس اس بات پر خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس بھی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو، وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا طیّار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیّار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے، ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ ....صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ (۔) کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانے پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20صفحہ 63)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم جمیل احمد صاحب کارکن وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 25/اکتوبر 2010ء کو دوسری بیٹی عطا کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام تنزیلہ جمیل عطا فرمایا ہے نیز بچی کو وقف نو میں بھی شامل فرمانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم آف سندھ کی پوتی اور مکرم منیر احمد صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم عرفان سعید بدر صاحب اور بہو مکرمہ عرفانہ عرفان صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے 24/اکتوبر 2010ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تابینہ منور عرفان عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب سرگودھا کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے باعمر، خادمہ دین، نیک، صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم نصراللہ بلوچ صاحب ابن مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مرحوم دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ سمیرا نصر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک منصور احمد صاحب آئر لینڈ کو مورخہ 22/اکتوبر 2010ء کو اپنے فضل سے دو جڑواں بچوں سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام روحان مسرور ملک اور بیٹی کا نام ایمان بشریٰ ملک تجویز ہوا ہے دونوں بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں اور مکرم ملک عبدالغفور صاحب مرحوم محمود آباد جہلم کے پوتا اور پوتی ہیں۔ احباب سے زچہ و بچہ کی صحت یابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

امسال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے تحت ہونے والے علمی و ادبی مقابلہ جات میں ناصر ہائیر سیکنڈری سکول کے طلبہ نے بھی حصہ لیا اور مندرجہ ذیل مقابلہ جات میں ڈسٹرکٹ کی سطح پر پوزیشنز حاصل کر کے بورڈ کیلئے کوالیفائی کیا ہے۔ اقبالیات میں حافظ وجاہت احمد نے اول، مضمون نویسی میں منظور احمد نے دوئم' اردو مباحثہ مخالفت میں حافظ وجاہت احمد نے دوئم، اردو مباحثہ حق میں حافظ راحیل احمد نے سوئم، پنجابی ٹاکرا مخالفت میں حافظ راحیل احمد نے سوئم اور سائنس کوئز دہم میں حافظ اسامہ یعقوب نے سوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

کامیابی

(مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ضلعی سطح پر سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات گورنمنٹ مدرسۃ البنات چنیوٹ میں منعقد ہوئے، جس میں مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبات نے شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مقابلہ فی البدیہہ تقریر میں عزیزہ سیدہ سلویٰ جماعت ہفتم نے دوئم پوزیشن، اردو مباحثہ مخالفت میں عزیزہ حافظہ تنزیلہ رئیس جماعت نہم نے سوئم پوزیشن اور پنجابی ٹاکرا مخالفت میں عزیزہ مائدہ مبارک جماعت ہفتم نے بھی سوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر مقیم ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 25/اکتوبر 2010ء کو رات 8:30 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 28/اکتوبر کو بیت المبارک میں صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ آپ محترم چوہدری نور حسن صاحب سابق صدر جماعت تلونڈی جھنگلاں سابق امیر حلقہ گوجرہ ضلع لائل پور کے ہاں 12 دسمبر 1940ء کو پیدا ہوئے اور بی ایڈ کرنے کے بعد 1965ء میں بطور SST تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تعینات ہوئے 1982ء میں آپ کو اسیرہ راہ مولیٰ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ 1985ء میں بطور ہیڈ ماسٹر ربوہ سے باہر تقرری ہوئی اور 2000ء میں 20ویں گریڈ میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ 1970ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے اور تادم آخر نظام وصیت کی شرائط پر کماحقہ عمل پیرا رہنے کی کوشش کی اور ساری اولاد کو بھی نظام وصیت میں شامل کیا۔ ساری زندگی اقرباء کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کرتے رہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ساری اولاد کو والد محترم کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق صدر جماعت و نمبر دار چک 38 جنوبی ضلع سرگودھا بقضائے الٰہی 24/اکتوبر 2010ء کو وفات پا گئے مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز 38 جنوبی سرگودھا میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ 25/اکتوبر 2010ء کو بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اسی دن بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا محترم منیر احمد صاحب امیر ضلع لودھراں نے کروائی۔ مرحوم کی عمر 75 سال تھی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا دو بیٹیاں، 7 نواسے، دو نواسیاں، تین پوتے اور دو پوتیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم خلافت کے فدائی اور احمدیت سے بے حد پیار کرنے والے اور ہر جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ان کی وفات پر کئی غریب لوگ روتے رہے جن کی خاموشی سے مدد کرتے تھے غریب بچیوں کی شادی خاص طور پر توجہ سے کرتے۔ انتہائی کم گو نہایت شفیق اور مہربان تھے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ 24 گھنٹوں میں 16 گھنٹے ضرور سانس کی مشین لگائی جائے۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ بیت التوحید لاہور گزشتہ دس دن سے ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ شہناز بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مورچری کی سہولت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت = 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH
ایمرجنسی ٹانک
گھبراہٹ، گیس، ڈیپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے

GHP-319/GH
امراض معدہ
بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے

GHP-324/GH
اسہال۔ پیچش
ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔

GHP-354/GH
نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔

GHP-383/GH
حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔

GHP-391/GH
خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔نومبر

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:30
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:14

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ویڈنگ کے ساتھ
پیج
0300-4146148 پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

بڑھتی مہنگائی کا توڑ
لیماسار جرمنی کی اور ہیجنل پوٹینسی مدر ٹنکچر رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون: 047-6212750

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob:
0300-9491442
طالب دعا:
قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

پاکستان الیکٹرونکس
A/C سروس کی سہولت موجود ہے
سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V، پلازمہ T.V، LCd، مائیکرو ویو اوون
گیزر، الیکٹرک واٹر کولر نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔
1-KVA سے 5 KVA جنریٹر
جنریٹر اور اس سے بڑے تمام سائز جنریٹر پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہے
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (ساجد بنگال پلازہ منیجر PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز گارنٹی کے ساتھ، استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

خلیفۃ المسیح محبت بھری دعاؤں کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے اس کی قدر کرو

واہلہ فیملی ہسپتال
پنڈی بھٹیاں
054-7531142
ڈاکٹر شوکت علی واہلہ
MBBS,RMP,FTIDU, فزیشن و سرجن
60 بیڈ پر مشتمل۔جدید لیبارٹری۔آپریشن تھیٹر، الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

Visit Visa
Canada, USA بیرونی ممالک
Australia, UK & Europe
جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35164619/ 0302-8411770.

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

FD-10

ضرورت سٹاف
تمام شعبہ جات کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز جو فل وقتی/جز وقتی کام کر سکتے ہوں
میڈیکل آفیسرز، لیڈی ڈاکٹرز، جو ہاؤس جاب مکمل کر چکے ہوں
سٹاف نرس بالخصوص جنہوں نے آپریشن تھیٹر یا بچوں کے وارڈ میں کام کیا ہو۔
تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ دی جائے گی

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com